بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقب عالیہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍ دسمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ میں حضرت ابو بکرؓ کی مصاحبت کا بھی ذکر ہے۔ مکہ میں مقیم مسلمانوں پر جب کفار مکہ کا ظلم وستم مسلسل بڑھا تو اِسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خواب میں دو مسلمانوں کو شور زمین والی کھجوروں میں گھرا مقام ہجرت دکھایا گیا۔ اُس کا جغرافیہ اور نقشہ دیکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتہاد فرمایا کہ یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ کچھ عرصہ بعد جب مدینہ کے سعادتمند انصار نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو القائے ربّانی سے آپؐ پر منکشف ہوا کہ وہ یثرب کی سرزمین ہے جو بعد ازاں مدینہ کے نام سے مشہور ہونے والی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بعد مکہ کے مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت شروع کردی جس میں بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد اور بھی تیزی آگئی۔ مکہ کے ظالم سردار غصہ سے تلملا کر مسلمانوں پر ظلم وستم کے نت نئے طریقے استعمال کرنے لگے لیکن صبر وشکر کرنے والے مومنوں کی جماعت میں سے جو ہجرت کر سکتے تھے مدینہ کی طرف مسلسل ہجرت کرتے چلے گئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِذنِ خداوندی کا انتظار فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب ہجرت کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے فرمایا کہ عَلٰى رِسْلِكَ فَإِنِّيْ أَرْجُوْا أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ یعنی ذرا ٹھہر جائیں کیونکہ میں بھی امید کرتا ہوں کہ مجھے بھی اجازت دی جائے۔ آخر مکہ میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ اور چند غلام رہ گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ کفار مکہ کو جب یہ خدشہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ نہ چلے جائیں تو وہ آپؐ کے خلاف خفیہ مشورہ کرنے کے لیے قصی بن کلاب کے گھر دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ یہ دن یوم الزحمہ کہلاتا ہے۔ اس مشورہ میں قریش کے نامی گرامی سرداران کی ایک بڑی جماعت کے علاوہ بعض ایسے سردار بھی شامل تھے جن کا شمار قریش سے نہیں ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مختلف تجاویز زیرِ غور آتی رہیں جیسے یا تو ایک ہی جگہ پابند کر دیا جائے یا پھر وطن سے نکال دیا جائے لیکن ابو جہل کی رائے تھی کہ قریش کے ہر قبیلے سے مضبوط اور حسب و نسب والا جوان چنا جائے اور وہ لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیں۔ اس طرح آپؐ کا خون سارے قبائل میں منقسم ہو جائے گا اور بنو عبد مناف سارے قبیلوں سے جنگ نہ کر سکیں گے اور دیت دینے پر راضی ہو جائیں گے۔ اس پر ایک چادر اوڑھے ہوئے بوڑھا، عمر رسیدہ، ابلیس صفت انسان جسے کوئی نہ جانتا تھا کہنے لگا میں اہل نجد میں سے ہوں اور تمہاری بھلائی کے لیے آیا ہوں۔ اُس نے ابو جہل کی رائے کی بھرپور تائید کی جس پر سب نے اتفاق کر لیا۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ساری صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے جبرائیل کے ذریعہ ہجرت کی اجازت دی اور ساتھ ہی بفتح و نصرت واپس مکہ آنے کی بشارت بھی دی۔

ہجرت کی اجازت ملنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شدید گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت پوری احتیاط کے ساتھ چادر اوڑھے تاکہ کسی کو آپؐ کا علم بھی نہ ہو حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا مجھے بھی ساتھ لے چلیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ سفر ہجرت سے متعلق چونکہ پہلے ہی اشارہ ہو چکا تھا اس لیے حضرت ابو بکرؓ نے اپنی فراست سے دو اُونٹنیاں پہلے سے ہی آٹھ سو درہم میں خرید کر تیار کر لی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ سے ایک اونٹنی چار سو درہم اور ایک روایت کے مطابق آٹھ سو درہم میں خرید لی۔

منصوبے کے مطابق پہلی منزل غار ثور طے کی گئی جہاں تین دن قیام کرنا تھا۔ مکہ کے اطراف تمام صحرائی راستوں سے واقف ایک مشرک لیکن شریف النفس شخص عبد اللہ بن اریقط کے حوالے تین اونٹنیاں کی گئیں کہ وہ تین دن بعد غار ثور پر علی الصبح لے کر آجائے۔ یہ شخص بعد ازاں مسلمان ہو گیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن ابو بکرؓ کے سپرد یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ روزانہ مکہ کے حالات کی رات کو غار ثور آکر رپورٹ کریں

گے۔ حضرت ابو بکرؓ کے ایک دانا اور ذمہ دار غلام عامر بن فہیرہ کو یہ ڈیوٹی دی گئی کہ وہ اپنی بکریاں غار ثور کے گرد ہی چرائے گا اور رات کے وقت دودھ دینے والی بکریوں کا تازہ دودھ فراہم کرے گا۔ حضرت علیؓ کے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر آپؐ کی سبز یا ایک روایت کے مطابق سُرخ رنگ کی حضرمی چادر اوڑھ کر سوئیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لوگوں کو امانتیں واپس کر کے تین دن بعد مدینہ پہنچ جائیں گے۔

سفر ہجرت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلنے کے معین وقت کے بارہ میں مختلف روایات ہیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق آپؐ صبح کے وقت گھر سے نکلے اور کسی مخالف نے آپؐ کو نہیں دیکھا جبکہ مخالفین نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ یٰسین میں ذکر کیا ہے کہ ان سب اشقیا کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے سروں پر خاک ڈال کر چلے گئے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلنے کے بعد کس طرف تشریف لے گئے اس بارہ میں بھی زیادہ درست اور قرین قیاس یہی ہے کہ آپؐ اپنے گھر سے نکل کر سیدھے حضرت ابو بکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں سے اُن کے ساتھ غارِ ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ سفرِ ہجرت میں زادِ راہ کے لیے حضرت عائشہؓ نے کمال ذہانت سے دونوں افراد کے لیے کچھ سامان ایک تھیلے میں ڈال دیا۔ تھیلے کا منہ بند کرنے کے لیے حضرت اسماءؓ نے اپنا نطاق یعنی کمر بند سے ایک ٹکڑا اپھاڑ کر اُس سے تھیلے کا منہ بند کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اسماءؓ! اللہ تمہارے اس نطاق کے بدلے میں تمہیں جنت میں دو نطاق عطا کرے گا۔ اس کے بعد حضرت اسماءؓ کا نام ہمیشہ کے لیے ذات النطاق پڑ گیا۔

سفر ہجرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیر لب اس آیت کا ورد فرماتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ " وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۔ (بنی اسرائیل: 17) اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لیے طاقتور مددگار عطا کر۔" جبکہ شرح زرقانی میں ایک دعا کا بھی ذکر ملتا ہے۔ خانہ کعبہ کے پیچھے سے گزرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف اپنا رُخِ مبارک کر کے فرمایا کہ بخدا

اے مکہ تو اللہ کی زمین میں سے مجھے اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر تیرے باشندے مجھے زبردستی نہ نکالتے تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔

امام بیہقی نے لکھا ہے کہ غارِ ثور کے سفر کے دوران حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی خاطر آپؐ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چلتے تاکہ آپؐ ہر طرف سے محفوظ و مامون رہیں۔ایک روایت کے مطابق اس پہاڑی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک بھی زخمی ہو گئے تھے۔غارِ ثور پہنچنے پر حضرت ابو بکرؓ کسی بھی خطرے کے پیش نظر پہلے خود اندر گئے اور غار کی صفائی ستھرائی بھی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی دعوت دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کی ران پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنا پاؤں ایک سوراخ پر رکھ دیا جس سے کوئی بچھو یا سانپ وغیرہ ڈستا رہا لیکن آپؓ نے ذرا جنبش نہ فرمائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھولنے پر حضرت ابو بکرؓ کے چہرے کی بدلی ہوئی رنگت دیکھ کر ماجرا پوچھا اور اپنا لعاب مبارک وہاں لگایا جس کے بعد اُن کا پاؤں ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

قریش مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر حضرت علیؓ کے سونے کا علم ہوا تو آپؓ کو زدوکوب کر کے چھوڑ دیا۔ پھر حضرت اسماءؓ سے باز پُرس کے دوران ابو جہل نے زور سے اُن کے منہ پر طمانچہ مارا جس سے اُن کے کان کی بالی ٹوٹ گئی۔آخر کار رئیسِ مکہ امیہ بن خلف خود ایک ماہر کھوجی علقمہ بن کرز کو لے کر اپنے ساتھیوں سمیت عین غار ثور کے دہانے تک جا پہنچا۔ حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اُن کے پاؤں دیکھ رہا تھا اور کوئی ایک بھی اندر جھانک لیتا تو ہم پکڑے جاتے۔ لیکن خطرے کی اس گھڑی میں معجزانہ قدرت الٰہی سے ایک مکڑے نے غار کے منہ پر جالہ بُن دیا اور کبوتروں کے ایک جوڑے نے گھونسلا بنا کر انڈے دے دیے۔اس کے بعد کا ذکر ان شاءاللہ آئندہ ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔